پُرخلوص عمل کی عظمت اور تاثیر

مدرّس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:

((بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ‘ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ‘ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ‘ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً‘ فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا‘ لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا۔

فَقَالَ اَحَدُھُمْ : اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ‘ وَلِیَ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ‘ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ‘ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ‘ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ‘ وَاِنَّہٗ نَاٰیَ بِیَ الشَّجَرُ یَوْمًا‘ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ‘ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا‘ فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلِبُ‘ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا‘ اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا‘ وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا‘ وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ‘ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَھُمْ‘ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ‘ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَآءَ‘ فَفَرَّجَ اللّٰہُ لَھُمْ فُرْجَۃً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنْھَا السَّمَاءَ۔

وَقَالَ الثَّانِیْ : اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِیَ ابْنَۃُ عَمٍّ اُحِبُّھَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ‘ فَطَلَبْتُ اِلَیْھَا نَفْسَھَا فَاَبَتْ‘ حَتّٰی آتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ‘ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ‘ فَلَقِیْتُھَا بِھَا‘ فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ :یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ‘ فَقُمْتُ عَنْھَا‘ اَللّٰھُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْھَا‘ فَفَرَجَ لَھُمْ فُرْجَۃً۔

وَقَالَ الْآخَرُ :اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ‘ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ: اَعْطِنِیْ حَقِّیْ‘ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ‘ فَتَرَکَہٗ وَرَغِبَ عَنْہُ‘ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَرَاعِیَھَا‘ فَجَاءَنِیْ فَقَالَ :اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ‘ فَقُلْتُ :اذْھَبْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِ وَرَاعِیْھَا‘ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَھْزَاْ بِیْ‘ فَقُلْتُ :اِنِّیْ لَا اَھْزَاُ بِکَ‘ فَخُذْ تِلْکَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَھَا ‘ فَاَخَذَہٗ فَانْطَلَقَ بِھَا‘ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ مَا

بَقِیَ، فَفَرَّجَ اللّٰہُ عَنْھُمْ)) (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین آدمی کہیں چلے جارہے تھے کہ ان کو بارش نے آ لیا تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے۔ پہاڑ سے غار کے منہ پر ایک پتھر کی چٹان آ پڑی جس نے غار کو بند کر دیا۔ تینوں میں سے ایک نے دوسروں سے کہا کہ اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو خاص طور پر اللہ کے لیے کیے ہوں، پھر اس عمل کے وسیلہ سے اللہ سے دُعا مانگو' امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس غار کے دہانے کو کھول دے گا۔

ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے کئی چھوٹے بچے تھے۔ میں بکریاں وغیرہ چرایا کرتا تھا تاکہ ان کا دودھ ان سب کو پلاؤں۔ جب شام ہو جاتی تو میں گھر آتا' دودھ دوہتا اور سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا' پھر بچوں کو دیتا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ چراگاہ کے درخت مجھ کو دور لے گئے (یعنی بکریوں کو چراتا چراتا میں دور نکل گیا) اور وقت پر گھر واپس نہ آ سکا' یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ میرے ماں باپ دونوں سو گئے ہیں۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا' پھر دودھ کا برتن لے کر ماں باپ کے پاس پہنچا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھ کو ان کا جگانا بھی برا معلوم ہوا اور یہ بھی کہ ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں۔ بچے میرے پاؤں کے پاس پڑے بھوک سے روتے اور چلاتے تھے اور میں دودھ لیے کھڑا رہا۔ صبح تک یہی کیفیت رہی (یعنی میں دودھ لیے کھڑا رہا اور بچے روتے رہے اور ماں باپ پڑے سوتے رہے۔) اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لیے کیا تھا تو اس غار کے دہانے کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غار کے دہانے کو اتنا کھول دیا کہ آسمان نظر آنے لگا۔

دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں انتہائی محبت رکھتا تھا' ایسی محبت جیسی کسی مرد کو کسی عورت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ میں نے اس سے ہم بستری کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کہا کہ جب تک سو اشرفی نہ دو گے ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے کوشش شروع کی اور سو اشرفیاں جمع کر لیں اور ان کو لے کر میں اس کے پاس پہنچا۔ پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا (یعنی جماع کے لیے) تو اس نے کہا کہ اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو ناحق نہ توڑ! میں اللہ کے خوف سے فوراً اسے چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرا یہ فعل محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لیے تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے اور ہمارے لیے راستہ کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پتھر کو تھوڑا سا اور ہٹا دیا۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک شخص کو ایک فرق (پیمانہ) چاول کے معاوضہ پر مزدوری پر لگایا تھا' جب وہ شخص اپنا کام ختم کر چکا تو کہنے لگا میری مزدوری مجھے دو۔ میں اس کی مزدوری دینے لگا تو وہ اس کو چھوڑ کر چلا گیا اور پھر اپنے حق کو لینے کے لیے نہ آیا۔ میں نے اس کی مزدوری کے

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب الادب' باب اجابة دعاء من بر والدیه ۔ وصحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال۔

چاولوں سے کاشت شروع کر دی اور ہمیشہ کاشت کرتا رہا‘ یہاں تک کہ ان چاولوں کی قیمت سے میں نے بہت سے بیل اوران کے چرواہے جمع کر لیے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر‘ اور میرا حق میرے حوالہ کر۔ میں نے کہا ان بیلوں اور چرواہوں کو لے جا (کہ وہ تیرا حق ہے)۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا‘ ان بیلوں اور چرواہوں کو لے جا‘ یہ سب تیرے ہی ہیں۔ چنانچہ اس نے ان سب کو جمع کیا اور لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرا یہ فعل محض تیری خوشنودی اور رضا مندی کے لیے تھا‘ تو تو اس غار کے دہانے کو مکمل کھول دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غار کے دہانے کو مکمل طور پر کھول دیا۔‘‘

یہ ایک واقعہ ہے جو یقیناً کسی پہلے نبی کے امتیوں کے ساتھ پیش آیا۔ یہ تین آدمی تھے جو کہیں جا رہے تھے۔ اچانک بارش آ گئی اور تینوں اشخاص نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی۔ معاً پہاڑ کا بڑا پتھر غار کے اوپر آ گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ تینوں غار کے اندر محبوس ہو گئے اور صورتِ حال یہ بنی کہ وہ کسی طرح غار کا منہ نہ کھول سکتے تھے‘ لہٰذا ان کے وہاں سے نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ اس بے بسی کے عالم میں ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے کسی اس عمل کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے جو اس نے خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے کیا ہو۔ اُمید ہے کہ اضطراب کی اس حالت میں اللہ تعالیٰ ہماری مشکل کو آسان کر دے گا۔ چنانچہ ان میں سے پہلے کی دعا ماں باپ کے احترام اور محبت کی اعلیٰ مثال ہے کہ اُس نے اپنے بچوں کو بھوکے روتے ہوئے چھوڑا اور سوتے ہوئے ماں باپ کے سرہانے دودھ کا برتن لیے ہوئے کھڑا رہا‘ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اس کا یہ عمل محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تھا۔ اُس نے دعا کی تو پتھر غار کے منہ سے تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرے نے گناہ کے کام پر ہر طرح کی سہولت پائی مگر محض اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے معصیت کے ارتکاب سے باز رہا اور اپنی شدید خواہش نفس کو دبا دیا۔ اُس نے اپنے اس عمل کے واسطے سے اللہ سے دعا کی تو پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا۔ تیسرے آدمی کے ذمے کسی شخص کی مزدوری رہ گئی اور وہ چھوڑ کر چلا گیا اور واپس نہ آیا۔ اُس آدمی نے اس کی مزدوری کے پیسوں کو کام میں لگایا۔ کام میں برکت ہوئی اور اس شخص کے پاس جانوروں کا ریوڑ جمع ہو گیا۔ مزدور ایک دن مزدوری لینے آیا تو اس شخص نے اسے کہا کہ یہ ریوڑ تمہارا ہے‘ لے جاؤ۔ اس نے کہا میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ لیکن اسے کہا گیا کہ یہ مذاق نہیں‘ بلکہ سنجیدہ اور سچی بات ہے۔ چنانچہ اس کو ریوڑ دے دیا گیا۔ اس تیسرے آدمی نے اس پُرخلوص عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پورا پتھر ہٹ گیا اور ان تینوں کو نجات مل گئی۔

حضور اکرم ﷺ کی اس حدیث سے کئی طرح کی راہنمائی ملتی ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت اپنے پرخلوص عمل کا واسطہ دینا درست ہے۔ کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ نیک آدمی کے اچھے اعمال کا واسطہ دینا مفید نہیں۔ ہر شخص کو اُس کا اپنا نیک عمل ہی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ ﴾ (البقرة: ۱۴۱) ’’جو کچھ انہوں نے کیا وہ ان کے واسطے ہے جو کچھ تم نے کیا وہ تمہارے واسطے ہے۔‘‘

(۲) ماں باپ کے ساتھ اعلیٰ درجے کا سلوک اور ان کو دوسرے ہر کسی پر ترجیح دینا‘ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور ماں باپ کی خیر خواہی بڑے اجر کی بات ہے۔ (باقی صفحہ 87 پر)